تراویح

جہنم میں لے جانے والی بدعت

٧٧١٥ - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَقُومُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ
رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «تُنْصِتُ كَأَنَّكَ حِمَارٌ»
(الكتاب المصنف لابن ابي سيئة)

shiafaith.org

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد

وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على أعدائهم أجمعين

تراویح

جہنم میں لے جانے والی بدعت

تحریر : مولانا سید ابو ہشام نجفی صاحب

شعبان المعظم سنہ ۱۴۴۵ھ ، نشر چہارم، سنہ ۲۰۲۴ ع

ناشر : شیعہ فیتھ (shiafaith.org)

فہرست

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بدعت سے سختی سے منع فرمایا:....... 3

اگر بدعت مدینہ منورہ میں انجام دی جائے تو اس کا شدید گناہ ہے:.......... 9

نوافل رمضان المبارک سنت موکدہ ہے:................................ 16

روایات سے اخذ ہونے والے نتائج:.................................. 29

رسولؐ کے منع کرنے کے باوجود بھی عمر نے تراویح کی بدعت قائم کی:... 30

اہل سنت سے سوال:... 35

عمر نے اپنے دور حکمت میں جو نئ نئ بدعات انجام دیں ان میں سے ایک نماز تراویح بھی ہے جسے عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مخالفت میں شروع کیا، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صحابہ کو اس سے منع فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بدعت سے سختی سے منع فرمایا:

(ا) صحیح مسلم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے بدعت سے سختی سے منع فرمایا، مسلم نے جناب جابر بن عبداللہ علیہما الرحمہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

وَشَرُّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ

اور(دین میں) سب کاموں سے برے،نئے کام ہیں اور نیا کام(بدعت) گمراہی ہے۔

[صحیح مسلم، كتَاب الْجُمُعَة ،باب تَخْفيف الصَّلاَة وَالْخُطْبَة

،حدیث نمبر 2005]

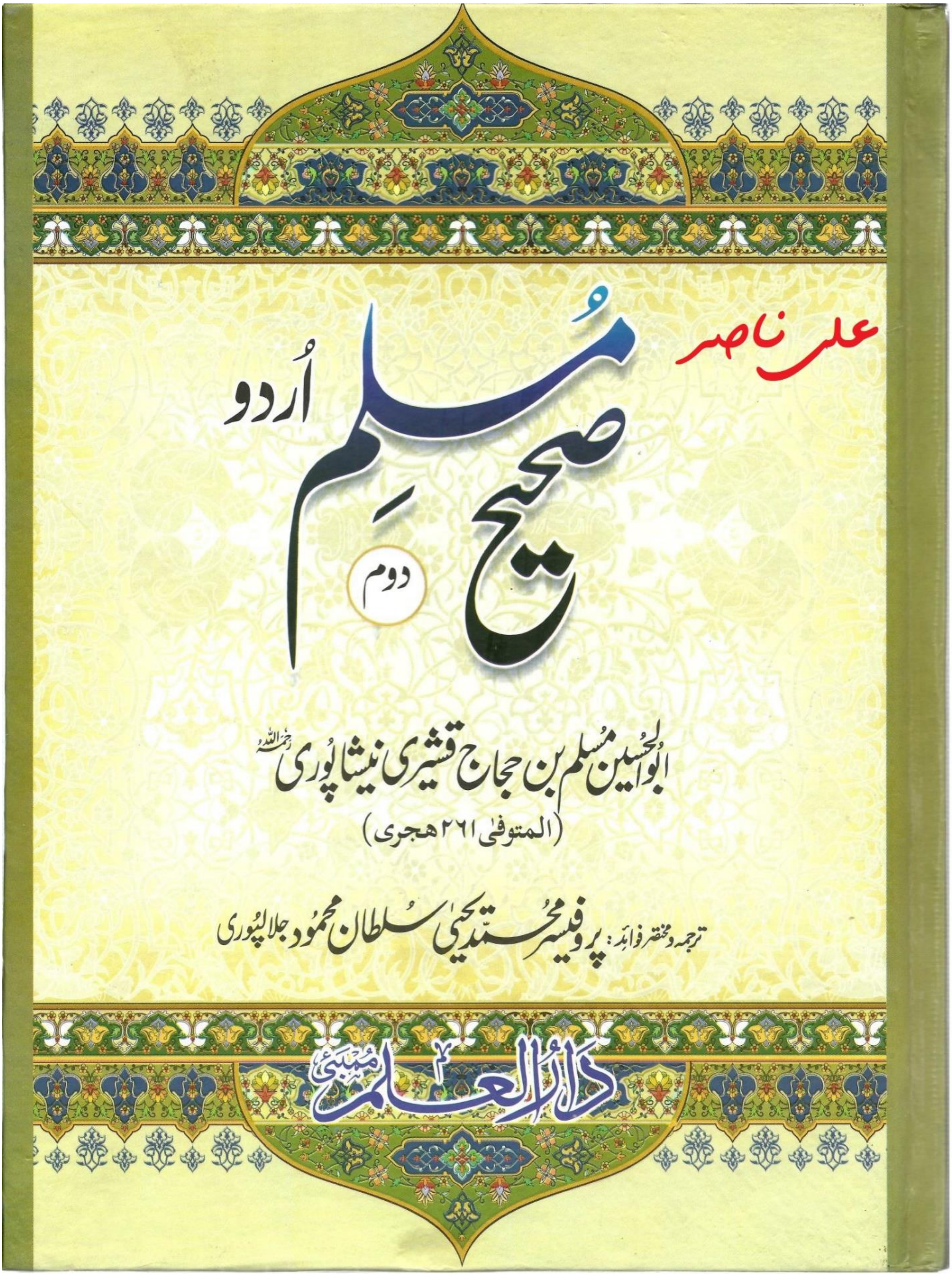
علی ناصر
صحیح مسلم
اردو
دوم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكٍ.

اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (زکریا نے کہا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ "مجھے سماک بن حرب نے حدیث بیان کی" کے بجائے) "زَكَرِيَّا نے سماک سے روایت کی" کے الفاظ ہیں۔

[٢٠٠٥] ٤٣-(٨٦٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ! وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَيَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»، ثُمَّ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ».

[2005] عبدالوہاب بن عبدالمجید (ثقفی) نے جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمھیں آلے گا اور فرماتے: "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔" اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے اور فرماتے: "(حمد وصلاۃ) کے بعد، بلاشبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقۂ زندگی ہے اور (دین میں) بدترین کام وہ ہیں جو خود نکالے گئے ہوں اور ہر نیا نکالا ہوا کام گمراہی ہے۔" پھر فرماتے: "میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں۔ جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل وعیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل وعیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لوٹایا جائے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔"

علی ناصر

[٢٠٠٦] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَتْ

[2006] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ اس طرح ہوتا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ

(۲)سنن نسائی۔

اور نسائی نے بھی باسند صحیح روایت کی ہے:

وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ، وَكُلُّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ

اور(دین میں) بدترین کام نئے کام ہیں، اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے،اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

[سنن نسائي ،كتاب صلاة العيدين ،بَابُ : كَيْفَ الْخُطْبَةُ ، حديث نمبر 1579]

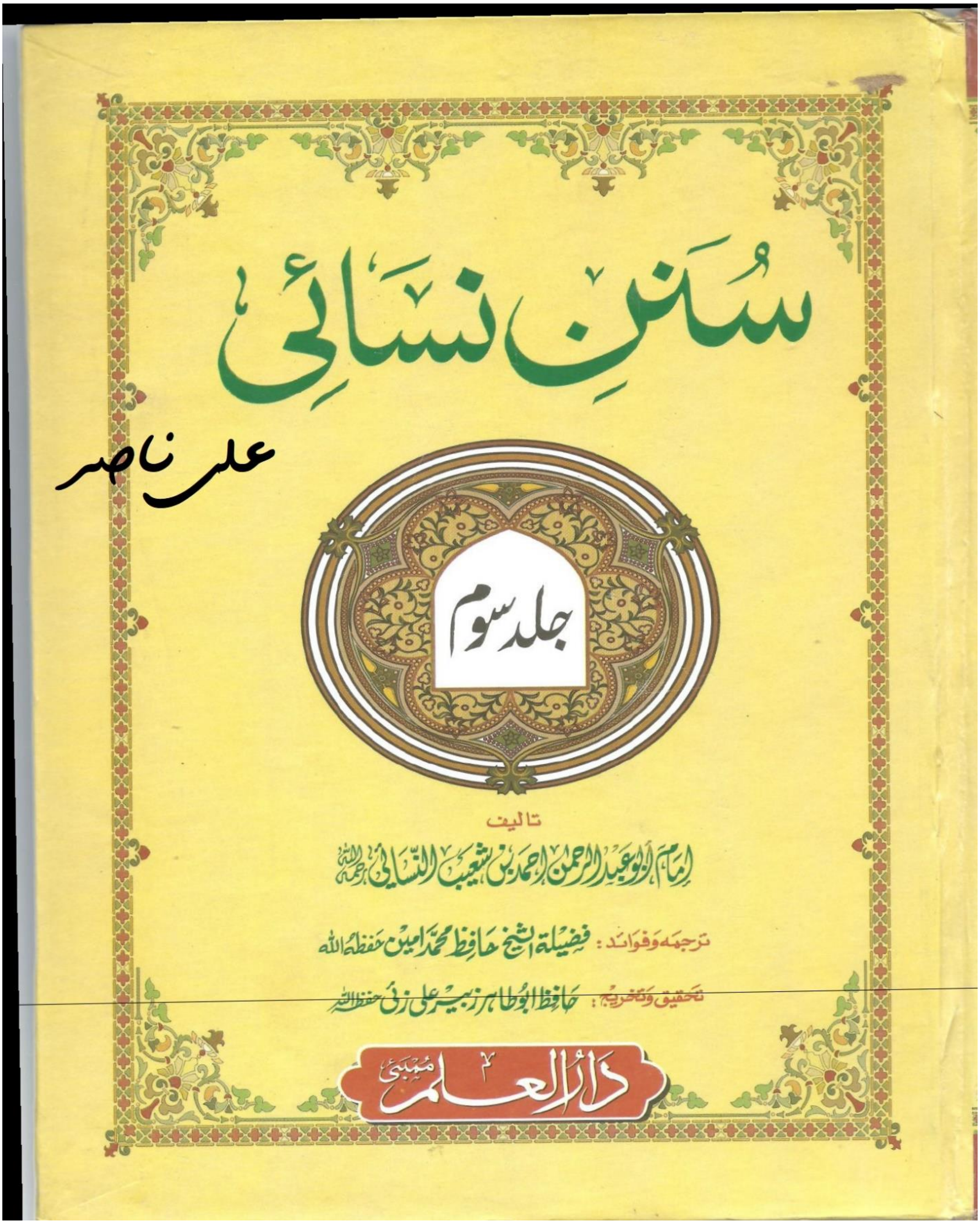
سُنَنِ نسائی
علی ناصر
جلد سوم
تالیف
امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ
ترجمہ وفوائد: فضیلۃ الشیخ حافظ محمد امین حفظہ اللہ
تحقیق وتخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ
دار العلم ممبئی

١٥٧٩- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» ثُمَّ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ [ثُمَّ قَالَ:] «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ».

١٥٧٩- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا خطبہ یوں شروع فرماتے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی شان گرامی کے لائق ہے' پھر فرماتے: ''جسے اللہ تعالیٰ راہ راست پر لے آئے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے' اسے کوئی راہ راست پر لانے والا نہیں۔ بلاشبہ سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ اور بدترین کام وہ ہیں جنھیں (شریعت میں) اپنی طرف سے جاری کیا گیا۔ ہر ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جائے گی۔'' پھر آپ فرماتے: ''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں (انگشت شہادت اور ساتھ والی) کی طرح (ملا کر) بھیجا گیا ہے۔ آپ جب قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو جاتے' آواز بلند ہو جاتی اور غصے کے آثار چہرے پر نمایاں ہو جاتے۔ یوں لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں (یعنی اس کے حملے کی خبر دے رہے ہیں) کہ تم پر صبح حملہ کر دے گا یا شام کو۔ (پھر فرماتے:) ''جو شخص مال چھوڑ جائے' وہ تو اس کے رشتے داروں کو ملے گا اور جو آدمی قرض یا چھوٹے چھوٹے بچے (جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے) چھوڑ جائے تو وہ میرے سپرد ہوں گے اور ان کے اخراجات اور قرض وغیرہ کی ادائیگی میرے ذمے ہو گی کیونکہ

علي ناصر

١٥٧٩- أخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ح: ٨٦٧/ ٤٥ من حديث سفيان الثوري به، وهو في الكبرٰى، ح: ١٧٨٦.

اگر بدعت مدینہ منورہ میں انجام دی جائے تو اس کا شدید گناہ ہے:

اگر بدعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حرم مدینہ منورہ میں انجام دی جائے تو اس کا شدید گناہ ہے۔

(ا)بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی ہے:

1867 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: المَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ "

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، ان سے ثابت بن یزید نے بیان کیا، ان سے ابوعبدالرحمٰن احول عاصم نے بیان کیا، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک (یعنی جبل عیر سے ثور تک) اس حد میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے نہ کوئی بدعت کی جائے اور جس نے بھی یہاں کوئی بدعت نکالی اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

[صحيح بخاري حديث نمبر 1867]

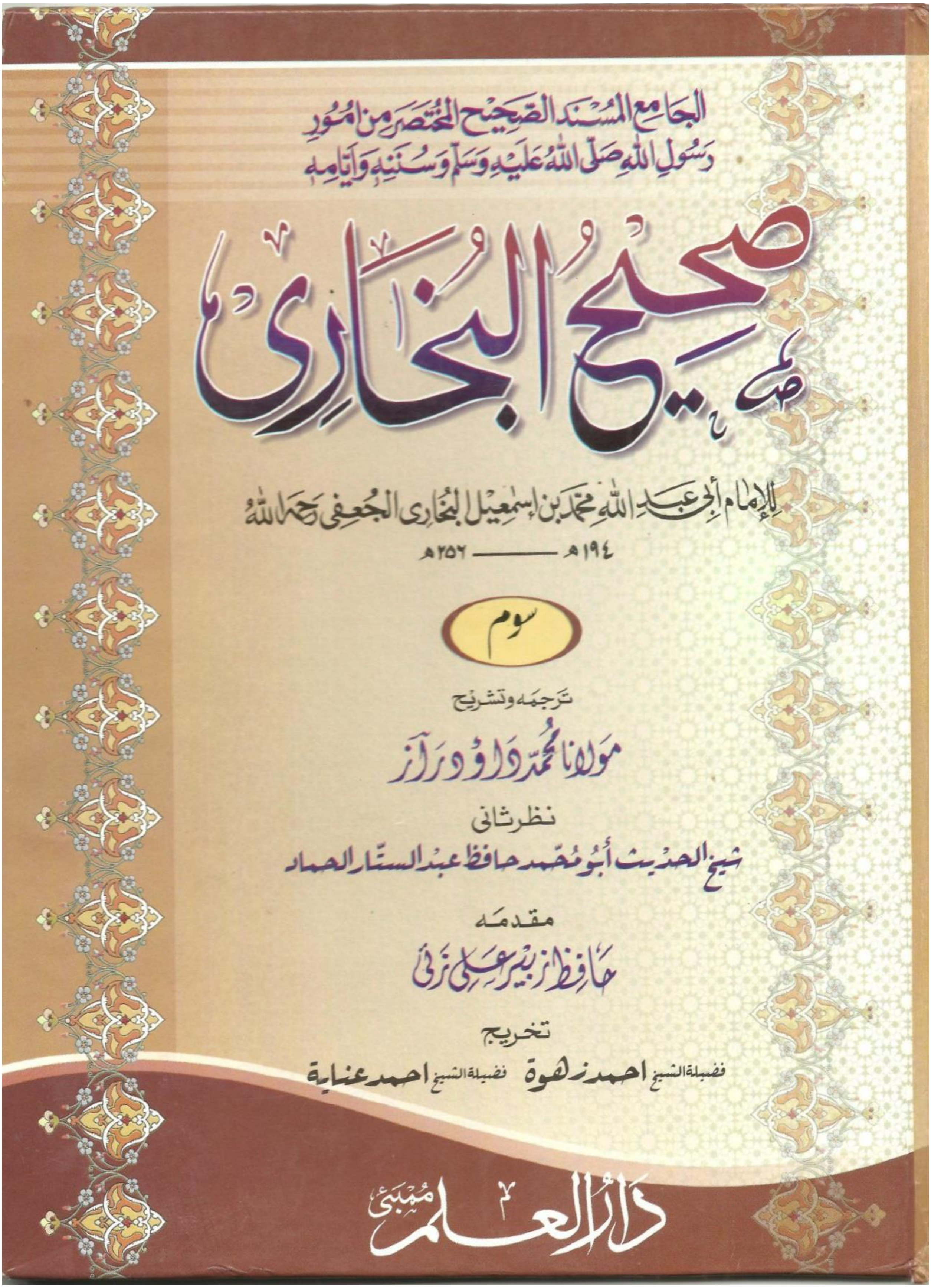
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ

صحیح البخاری

للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ

۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ

سوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

نظر ثانی

شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[كِتَابُ] فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ کے فضائل کا بیان

علی ناصر

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ کے حرم کا بیان

١٨٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيْهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)). [طرفه في: ٧٣٠٦] [مسلم: ٣٣٢٣]

(١٨٦٧) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، ان سے ثابت بن یزید نے بیان کیا، ان سے ابوعبدالرحمٰن احول عاصم نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ حرم ہے فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک (یعنی جبل عیر سے ثور تک) اس حد میں کوئی درخت نہ کاٹا جائے نہ کوئی بدعت کی جائے اور جس نے بھی یہاں کوئی بدعت نکالی اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔''

تشریح: حرم مدینہ کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے صرف جزا لازم نہیں آتی۔ امام مالک اور امام شافعی اور احمد رحمہ اللہ اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے۔ شعبہ اور حماد کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے یا کسی بدعتی کو جگہ دے دے۔ معاذ اللہ بدعت ایسی بری بلا ہے کہ آدمی بدعتی کو جگہ دینے سے ملعون ہو جاتا ہے۔

١٨٦٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي)). قَالُوْا: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، فَأَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ٣٣٤]

(١٨٦٨) ہم سے ابومعمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نبی کریم ﷺ جب مدینہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا، آپ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم (اپنی اس زمین کی) مجھ سے قیمت لے لو۔'' لیکن انہوں نے عرض کی کہ ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے مشرکین کی قبروں کے متعلق فرمایا اور وہ اکھاڑ دی گئیں، ویرانہ کے متعلق حکم دیا اور وہ برابر کر دیا گیا۔ کھجور کے درختوں کے متعلق حکم دیا اور وہ کاٹ دیئے گئے اور وہ درخت قبلہ کی طرف بچھا دیئے گئے۔

(۲)دوسری حدیث بخاری نے حضرت علی علیہ السلام سے نقل کی:

1870 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلاَّ كِتَابُ اللَّهِ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " المَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ

علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام سے متعلق) لکھی ہوئی صورت میں نہیں ہے۔ اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑی سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس حد میں کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔

[صحیح البخاری، کِتَاب فَضَائِلِ الْمَدِینَةِ ، بَابُ حَرَمِ الْمَدِینَةِ،

حدیث نمبر 1870]

www.shiafaith.org t.me/asnaashar12 facebook.com

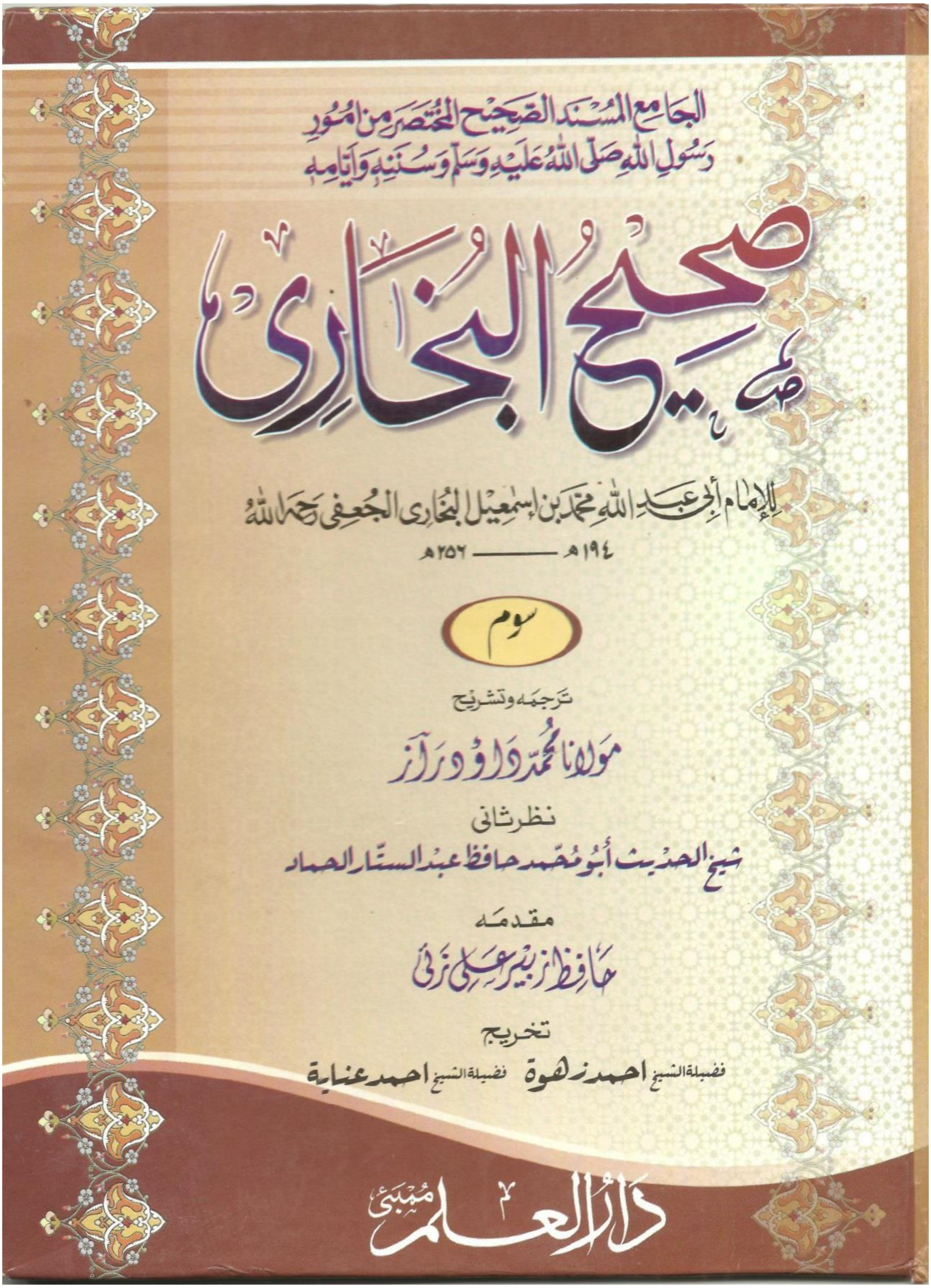

الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه

صحیح البخاری

للإمام أبی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمه الله

١٩٤هـ ـــــ ٢٥٦هـ

سوم

ترجمه وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

نظر ثانی

شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

مقدمه

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلة الشیخ احمد زهوة فضیلة الشیخ احمد عنایة

دار العلم ممبئی

تشریح: اس سے بعض حنفیہ نے دلیل لی ہے کہ اگر مدینہ حرم ہوتا تو وہاں کے درخت آپ کیوں کٹواتے؟ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ فعل ضرورت سے واقع ہوا یعنی مسجد نبوی بنانے کے لئے نبی کریم ﷺ نے جو کیا بحکم الٰہی کیا۔ آپ نے تو مکہ میں بھی قتال کیا۔ کیا حنفیہ بھی اس کو کسی اور کے لئے جائز کہیں گے۔ مسلم کی روایت میں نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے گرداگرد بارہ میل تک حرم کی حد قرار دی۔

١٨٦٩ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي)). قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: ((أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ)). ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ)). [طرفه في: ١٨٧٣]

(١٨٦٩) ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بنو حارثہ کے پاس آئے اور فرمایا: ''بنو حارثہ! میرا خیال ہے کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو۔'' پھر آپ نے مڑ کر دیکھا اور فرمایا: ''نہیں بلکہ تم لوگ حرم کے اندر ہی ہو۔''

١٨٧٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). وَقَالَ: ((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: عَدْلٌ فِدَاءٌ. [راجع: ١١١] [مسلم: ٣٣٢٧، ٣٣٢٨، ٣٣٢٩، ٣٧٩٣؛ ابوداود: ٢٠٣٤؛ ترمذي: ٢١٢٧]

(١٨٧٠) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے، ان سے اعمش نے، ان سے ان کے والد یزید بن شریک نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کے اس صحیفہ کے سوا جو نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ہے اور کوئی چیز (شرعی احکام سے متعلق) لکھی ہوئی صورت میں نہیں ہے۔ اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ عائر پہاڑی سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جس نے اس حد میں کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔'' اور آپ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے اس لیے اگر کسی مسلمان کی دی ہوئی امان میں (دوسرے مسلمان نے) بدعہدی کی تو اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو مالک بنائے، اس پر اللہ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے نہ نفل۔'' ابو عبداللہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عدل سے مراد فدیہ ہے۔

علی ناصر

مگر ان تمام تحذیرات کے بعد بھی عمر نے کچھ توجہ نہیں کی اور اللہ سبحانہ تعالی کے مبارک مہینہ میں بدعت انجام دی۔

نوافل رمضان المبارک سنت موکدہ ہے:

نوافل رمضان المبارک کے متعلق بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں زید بن ثابت سے روایات نقل کی ہیں:

731 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا المَكْتُوبَةَ» قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، ابوالنضر سالم سے، انہوں نے بسر بن سعید سے، انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ (پردہ) بسر بن سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ بوریئے کا تھا۔ آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں سے بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ کی اقتداء کی۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے بیٹھ رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے، لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو۔ مگر فرض نماز

[صحيح البخاري ،أبواب صلاة الجماعة والإمامة ، باب صلاة الليل حديث نمبر 731]

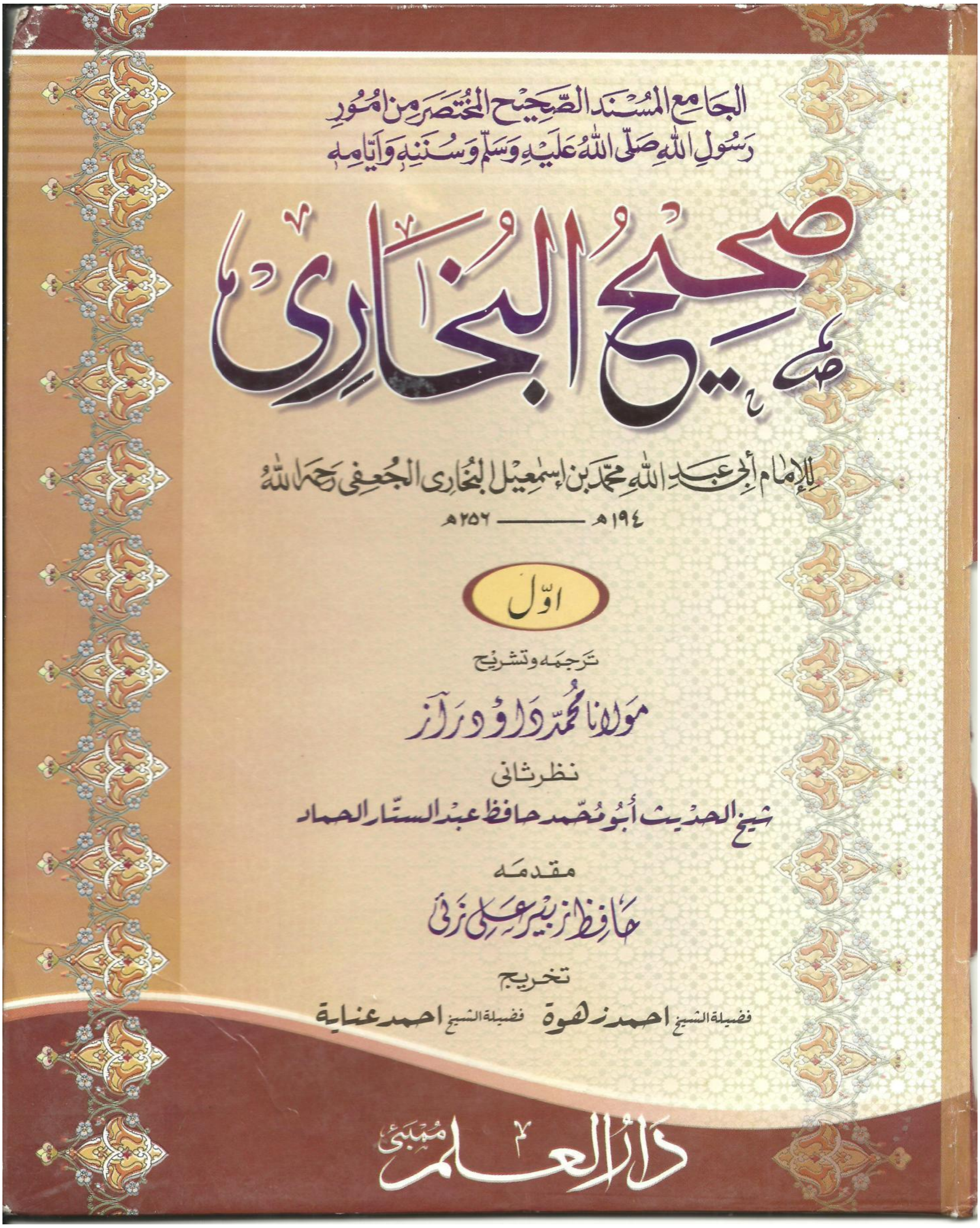
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
اوّل
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم ممبئی

ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: ((إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ)). [أطرافه في: ٧٣٠، ٩٢٤، ١١٢٩، ١٩٦٩، ١٩٧٠، ٢٠١١، ٢٠١٢، ٥٨٦١، ٦٤٦٤، ٦٤٦٧] [ابو داود: ١١٢٦]

نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ "میں ڈرا کہ کہیں رات کی نماز (تہجد) تم پر فرض نہ ہو جائے۔" (اس خیال سے میں نے یہاں کا آنا ناغہ کر دیا)۔

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کا بیان

٧٣٠ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، يَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَصَفُّوا وَرَاءَهُ. [راجع :٧٢٩] [مسلم:١٧٣٨ ابوداود١١٢٦، نسائي:٧٦١ ، ابن ماجه:٩٤٢]

(۷۳۰) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے بیان کیا، مقبری کے واسطہ سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی۔ جسے آپ دن میں بچھاتے تھے اور رات میں اس کا پردہ کر لیتے تھے۔ پھر چند لوگ آپ کے پاس کھڑے ہوئے یا آپ کی طرف جھکے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔

علی ناصر

٧٣١ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً. قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ حَصِيرٍ. فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)). وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [طرفاه في: ٦١١٣،

(۷۳۱) ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، ابوالنضر سالم سے، انہوں نے بسر بن سعید سے، انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ (پردہ) بسر بن سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ بوریے کا تھا۔ آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں سے بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ کی اقتدا کی۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے بیٹھ رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا: "تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا ضروری ہے)۔"

اور عفان بن مسلم نے کہا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابوالنضر بن ابی امیہ سے سنا، وہ بسر بن سعید سے روایت کرتے تھے۔ وہ زید بن ثابت سے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

www.shiafaith.org t.me/asnaashar12 facebook.com

صحیح مسلم

اردو

دوم

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ ھجری)

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار العلم ممبئی

www.shiafaith.org t.me/asnaashar12 facebook.com

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

[١٨٢٤] ٢١٢-(٧٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ».

[1824] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

علی ناصر

[١٨٢٥] ٢١٣-(٧٨١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا. قَالَ: فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. قَالَ: ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ: فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ».

[1825] عبداللہ بن سعید نے کہا: عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابونضر نے ہمیں بسر بن سعید سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنوایا اور رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے، لوگ اس (حجرے) تک آپ کے پیچھے پیچھے آئے اور آ کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے، پھر ایک اور رات لوگ آئے اور (حجرے کے) پاس آ گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ کہا: آپ ان کے پاس تشریف نہ لائے، صحابۂ کرام نے اپنی آوازیں بلند کیں (تاکہ آپ آوازیں سن کر تشریف لے آئیں) اور دروازے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ان کی طرف تشریف لائے اور ان سے فرمایا: ''تم مسلسل یہ عمل کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر لازم قرار دے دی جائے گی، اس لیے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی فرض نماز کے سوا وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں پڑھے۔''

6113 – وَقَالَ المَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً، أَوْ حَصِيرًا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا، فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلاَتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا البَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلاَةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلاَةِ المَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ»

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں یا بوریئے سے ایک مکان چھوٹے سے حجرے کی طرح بنا لیا تھا۔ وہاں آ کر آپ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے، چند لوگ بھی وہاں آ گئے اور انہوں نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی پھر سب لوگ دوسری رات بھی آ گئے اور ٹھہرے رہے لیکن آپ گھر ہی میں رہے اور باہر ان کے پاس تشریف نہیں لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں ماریں تو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو) دیکھو تم نفل نمازیں اپنے گھروں میں ہی پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نفل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

[صحیح بخاری، حدیث نمبر : 6113]

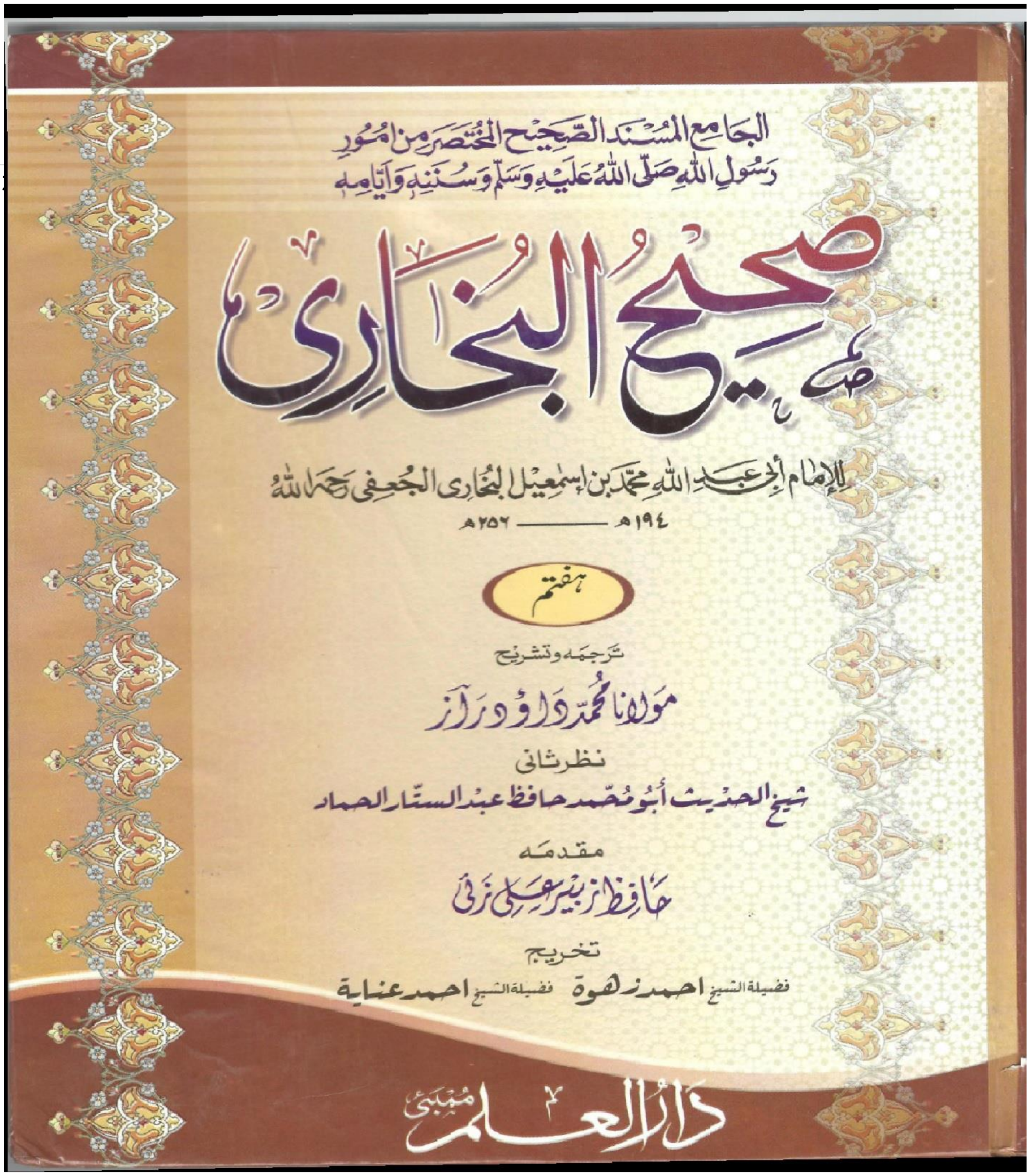
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
ہفتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم ممبئی

اعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)). [راجع: ٩١]

ڈال۔ پھر اگر اس مالک آ جائے تو وہ چیز اسے واپس کردے۔'' پوچھا یا رسول اللہ! بھولی بھٹکی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لا کیونکہ وہ تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیئے کی ہوگی۔'' پوچھا یا رسول اللہ! کھویا ہوا اونٹ؟ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ﷺ ناراض ہوگئے اور آپ کے دونوں رخسار سرخ ہوگئے، یا راوی نے یوں کہا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''تمہیں اس اونٹ سے کیا غرض ہے اس کے ساتھ تو اس کے پاؤں ہیں اور اس کا پانی ہے وہ کبھی نہ کبھی اپنے مالک کو پالے گا۔''

علی ناصر

٦١١٣ـ وَقَالَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ح: وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً ـ أَوْ حَصِيْرًا ـ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْهَا قَالَ: فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاؤُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاؤُوْا لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَأَبْطَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ)). [راجع: ٧٣١]

(٦١١٣) اور مکی بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا، کہا مجھ سے عمر بن عبیداللہ کے غلام سالم ابونضر نے بیان کیا، ان سے بسر بن سعید نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخوں یا بوریے سے ایک مکان چھوٹے سے حجرے کی طرح بنالیا تھا۔ وہاں آ کر آپ ﷺ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے، چند لوگ بھی وہاں آ گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی پھر سب لوگ دوسری رات بھی آ گئے اور ٹھہرے رہے لیکن آپ ﷺ گھر ہی میں رہے اور باہر ان کے پاس تشریف نہیں لائے۔ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کنکریاں ماریں تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم چاہتے ہو کہ ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تا کہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو) دیکھو تم نفل نمازیں اپنے گھروں میں ہی پڑھا کرو۔ کیونکہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نفل نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔''

تشریح: حدیث میں تو نبی کریم ﷺ کا ایک ناروا سوال پر غصہ کرنا مذکور ہے، یہی باب سے مطابقت ہے گھر میں نماز پڑھنے سے نفل نمازیں مراد ہیں۔ فرض نماز کا محل مساجد ہیں بلا عذر شرعی فرض نماز گھر میں پڑھے وہ بہت سے ثواب سے محروم رہ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ کو آواز دینا اطلاعاً مکان پر کنکری پھینک کر آپ کو بلانا، نماز تہجد آپ کی اقتدا میں ادا کرنے کے شوق میں تھا۔ کھوئے ہوئے اونٹ کے بارے میں آپ کا حکم عرب کے ماحول کے

214 – (781) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ»

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نبی (ص) نے بوریئے سے مسجد میں ایک حجرہ بنایا اور نبی (ص) نے اس میں کئی رات نماز پڑھی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث سابق کی مانند اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ "اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اس کے لئے کھڑے نہ ہوتے"۔

[صحيح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا ،باب اسْتِحْبَاب صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ ، حديث نمبر 1826]

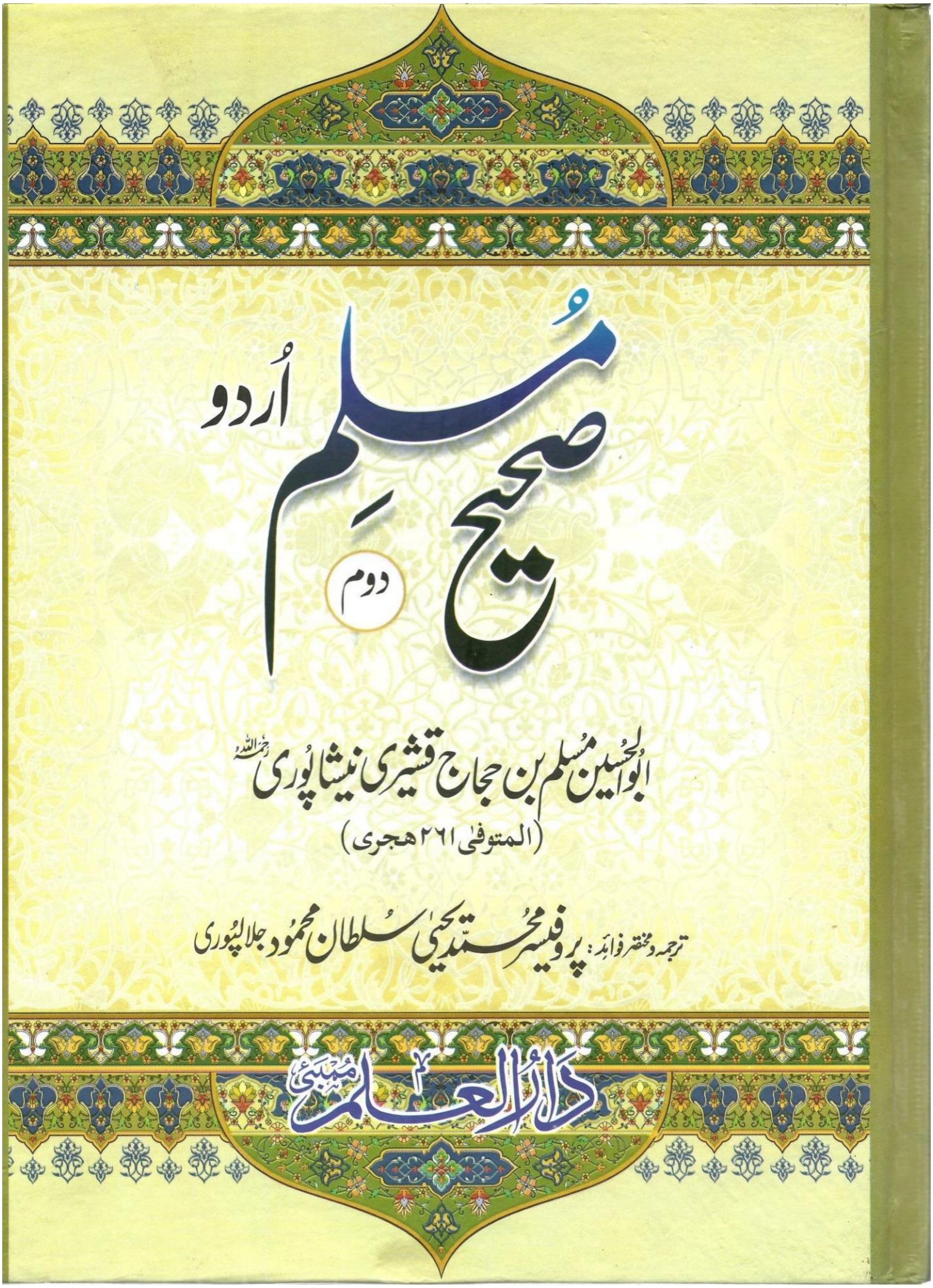
صحیح مسلم
اردو
دوم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحیی سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

علی ناصر

Page |

[١٨٢٦] ٢١٤-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَّا قُمْتُمْ بِهِ».

[1826] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابونضر سے سنا، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنوایا اور آپ نے اس میں چند راتیں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہو گئے...... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اگر تم پر نماز فرض کر دی گئی تو تم (سب) اس کی پابندی نہیں کر سکو گے۔'' (یہ حجرہ اعتکاف کے لیے تھا۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٣٨)

باب:30-رات کے قیام اور دیگر اعمال میں سے ان اعمال کی فضیلت جن پر ہمیشگی ہو

[١٨٢٧] ٢١٥-(٧٨٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَصِيرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ مِّنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ»، وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ. [انظر: ٢٧٢٣]

[1827] سعید بن ابی سعید نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی، آپ رات کو اس سے حجرہ بنا لیتے اور اس میں نماز پڑھتے تو لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنی شروع کر دی، آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے، ایک رات لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''لوگو! اتنے اعمال کی پابندی کرو، جتنے اعمال کی تم میں طاقت ہے کیونکہ (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ (اجر وثواب دینے سے) نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم خود اکتا جاؤ، اور یقیناً اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل وہی ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے چاہے وہ کم ہو۔'' اور رسول اللہ کے گھر والے جب کوئی عمل کرتے تو اسے ہمیشہ برقرار رکھتے۔

[١٨٢٨] ٢١٦-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[1828] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے

روایات سے اخذ ہونے والے نتائج:

(۱) بغیر اجازت کے صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے۔

(۲) جب آپ گھر سے باہر تشریف نہیں لائے تو کمال بیشرمی کا ثبوت دیتے دروازے پر کنکریاں مارنے لگے۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو ان کا یہ عمل اتنا ناگوار گزرا کہ ان پر غضبناک ہوئے۔

(۴) صحابہ کی دلی کیفیت بھی آشکار کر دی کہ اگر تم پر یہ نماز واجب کر دی جائے تو تم ادا نہیں کروگے۔

(۵) واجب نماز کے سوا نوافل گھر میں ادا کرنی چاہیے۔

(٦) نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صحابہ کو مسجد میں نوافل با جماعت ادا کرنے سے روکا۔

رسولؐ کے منع کرنے کے باوجود بھی عمر نے تراویح کی بدعت قائم کی:

مگر کچھ ہی دنوں میں صحابہ نے سب کچھ بھلا دیا اور دوبارہ وہی بدعت انجام دینی شروع کر دی ،بخاری نے اپنی صحیح میں عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت نقل کی ہے:

2010 – وعَن ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ القَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى المَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلاَتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: «إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلاَءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَمْثَلَ» ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: «نِعْمَ البِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ» يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

اور ابن شہاب سے (امام مالک رحمہ اللہ) کی روایت ہے، انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات

کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے، کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، اور کچھ کسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ اچھا ہو گا، چنانچہ آپ نے یہی ٹھان کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام بنا دیا۔ پھر ایک رات جو میں ان کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ نیا طریقہ (یہ بدعت اچھی ہے) بہتر اور مناسب ہے۔

[صحیح البخاری، كِتَاب صَلاَةِ التَّرَاوِيحِ ،بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ، حدیث نمبر 2010]

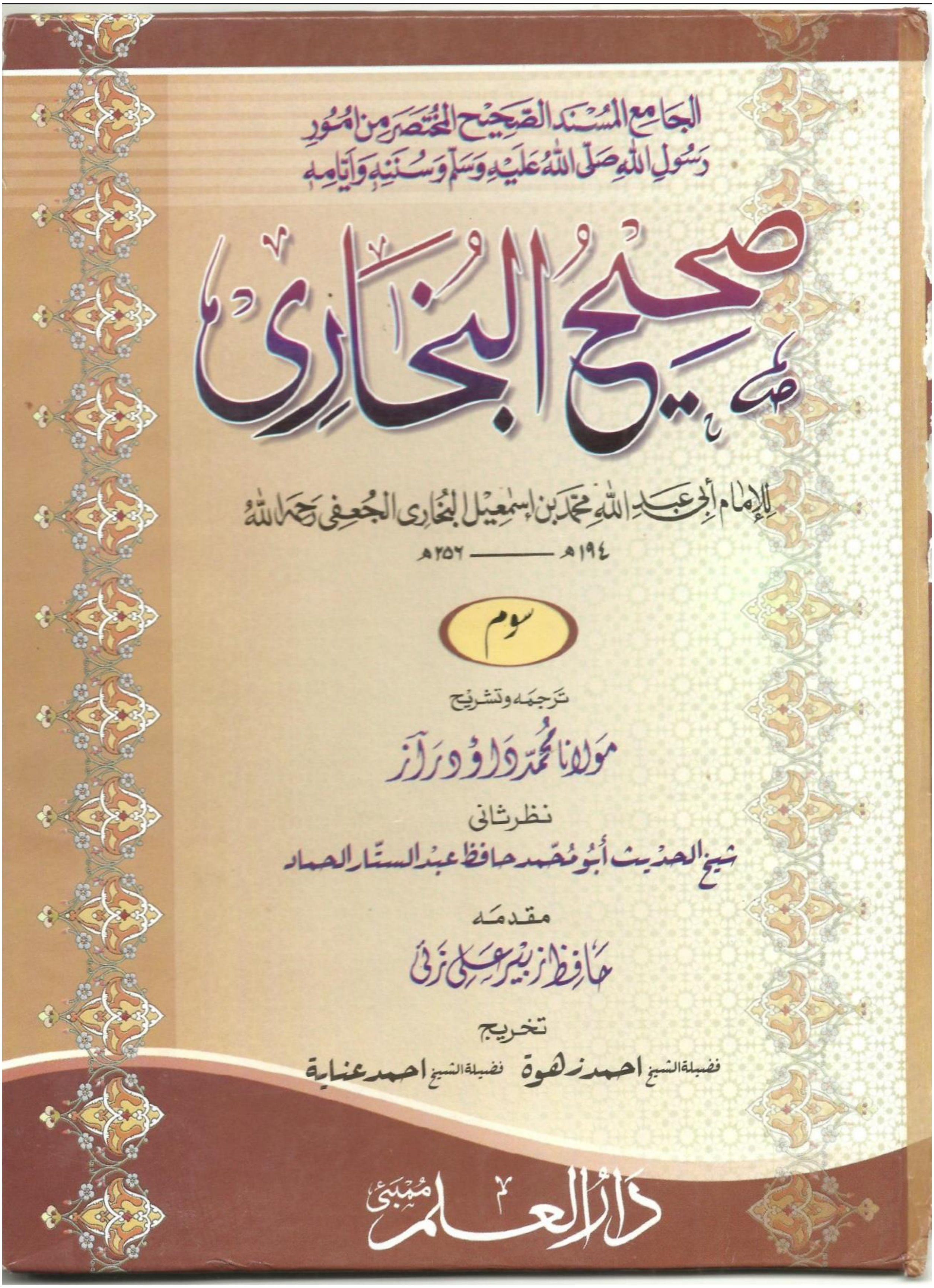
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحیح البخاری
للإمام أبی عبدالله محمد بن إسمعیل البخاری الجعفی رحمه الله
١٩٤ھ ـــ ٢٥٦ھ
سوم
ترجمه وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمه
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلة الشیخ احمد زهوة فضیلة الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[كِتَابُ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ]

نمازِ تراویح کا بیان

بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: ((مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). [راجع: ۳۵]

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ. [راجع: ۳۵]

۲۰۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ، إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ

باب: رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت

(۲۰۰۸) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہ مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ رمضان کے فضائل بیان فرمارہے تھے کہ "جو شخص بھی اس میں ایمان اور نیت اجر و ثواب کے ساتھ (رات میں) نماز کے لیے کھڑا ہو اس کے اگلے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔"

(۲۰۰۹) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رمضان کی راتوں میں (بیدار رہ کر) نماز تراویح پڑھی، ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ، اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔" ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ اور لوگوں کا یہی حال رہا (الگ الگ اکیلے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے) اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں بھی ایسا ہی رہا۔

علی ناصر

(۲۰۱۰) اور ابن شہاب سے (امام مالک رحمہ اللہ) کی روایت ہے، انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا، کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات کو مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے۔ کوئی

أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ. ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجَ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ. يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ.

اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، اور کچھ کسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ اچھا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یہی ٹھان کر ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام بنادیا۔ پھر ایک رات جو میں ان کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا، یہ نیا طریقہ بہتر اور مناسب ہے اور (رات کا) وہ حصہ جس میں یہ لوگ سوجاتے ہیں اس حصہ سے بہتر اور افضل ہے جس میں یہ نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کی مراد رات کے آخری حصہ (کی فضیلت) سے تھی۔ کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے۔

٢٠١١۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ. [راجع: ٧٢٩]

(۲۰۱۱) ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار نماز (تراویح) پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔

٢٠١٢۔ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا)) فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ

(۲۰۱۲) اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں مسجد تشریف لے گئے، اور وہاں تراویح کی نماز پڑھی۔ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے۔ صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔ چنانچہ دوسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہوگئے۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ آپ نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کی اقتداء کی۔ چوتھی رات کو یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز آنے والوں کے لیے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔ (لیکن اس رات آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) بلکہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر شہادت کے بعد فرمایا: ''امابعد! تمہارے یہاں جمع ہونے کا مجھے علم تھا، لیکن مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہوجاؤ، چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو یہی کیفیت قائم

چاہیئے تو یہ تھا کہ عمر حاکم وقت ہونے کے سبب صحابہ کو مسجد سے نکال پھینکتا اور کہتا کہ اللہ کے گھر میں یہ کیا بدعت انجام دیتے ہو مگر اس کے برعکس عمر نے ان کی اس بدعت کو لوگوں میں عام کر دیا۔

اہل سنت سے سوال:

تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے فرمان کی مخالفت کرتے ہوئے عمر کی بدعت کو کیوں اپنا شعار بنا لیا ہے؟

جو روایات بدعتی کے متعلق و بالخصوص مدینہ منورہ میں بدعت انجام دینے کے متعلق آئی ہیں ان سے عمر کو کیسے بچا سکتے ہو؟